1/2 15709/36

سوال :-

کیا فرماتے ہیں علماء کرام دین اسلام کی روشنی میں اس غیر مسلم
بچی کے بارے میں جس کی عمر 14 سے 15 سال ہو اور دین اسلام قبول کرنے
کے بعد اور دین کا علم حاصل کرنے کیلئے اپنے گھر سے نکلی ہو۔ اس سے یہ بھی
خطرہ ہے کہ اگر وہ مسلمان ہو کر اپنے ہندو گھرانے میں جائے گی تو اُس
کی تعلیم بھی متاثر ہوگی اور ساتھ ساتھ اس کی زندگی کو بھی خطرہ لاحق
ہوگا۔

کیا وہ بچی ماں باپ کی مرضی کے بغیر کسی مدرسے میں
رہائش اختیار کر سکتی ہے؟ یا پھر اُس بچی کو زبردستی والدین کے
ہمراہ بھیجا جائے۔

اُس کے والدین بچی کو دارالامان میں رکھنے کے لیے تیار
ہیں۔ کیا اُس بچی کو دارالامان میں بھیجا جا سکتا ہے۔ جہاں
اُس کے والدین کی مرضی بھی شامل ہے؟ دارالامان گورنمنٹ کا
ایک ادارہ ہے جہاں اس طرح کی خواتین کا تحفظ ہوتا ہے۔
اور لڑکی نے اسلام قبول کر لیا ہے

(سیف اللہ)

307-2575109

دار الافتاء
ذی الحجہ ٦٠/١٣٠٧

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

صورت مسئولہ میں اگر یہ لڑکی مسلمان ہوگئی ہے، اور بالغ ہے تو اپنی مرضی سے ایسے مدرسہ میں رہ سکتی ہے جہاں اس کی عزت وآبرو کو کوئی خطرہ نہ ہو۔ اور اگر وہ ابھی تک بالغ نہیں ہوئی تو غیر مسلم والدین اسکو لینے کا حق نہیں رکھتے کیونکہ کافر کو مسلمان پر کوئی ولایت حاصل نہیں۔ ایسی نابالغ لڑکی کو مسلمان عدالت جہاں مناسب سمجھے رکھ سکتی ہے۔ اگر کسی مدرسہ میں رکھنا مناسب ہو جہاں اس کی عزت وآبرو بھی محفوظ ہو اور دینی تعلیم بھی حاصل کرے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ اور اگر عدالت دارالامان میں رکھنا چاہے تو اس کی بھی گنجائش ہے، بشرطیکہ وہاں اس کی عزت اور ایمان کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

بدائع الصنائع(٢: ٢٣٩)

ولا ولاية للكافر على المسلم لأنه لا ميراث بينهما قال النبيّ صلى الله عليه وسلم لا يتوارث أهل ملتين شيئا ولأن الكافر ليس من أهل الولاية على المسلم لأن الشرع قطع ولاية الكافر على المسلمين قال الله تعالى (ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا) وقال صلى الله عليه وسلم الإسلام يعلو ولا يعلى ولأن اثبات الولاية للكافر على المسلم تشعر بإذلال المسلم من جهة الكافر وهذا لا يجوز ولهذا صينت المسلمة عن نكاح الكافر.

بدائع الصنائع(ج٥ ص ١٥٣)

ومنها إسلام الولي إذا كان المولى عليه مسلما فإن كان كافرا لا تثبت له عليه الولاية لقوله عز وجل (ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا) ولأن تنفيذ الولاية للكافر على المسلم يشعر بالذل به وهذا لا يجوز.

الدرالمختار(٣: ٥٦٨)

(بلغت الجارية مبلغ النساء إن بكرا ضمها الأب إلى نفسه) إلا إذا دخلت في السن واجتمع لها رأى فتسكن حيث أحبت حيث لا خوف عليها (وإن ثيبا لا) يضمها (إلا إذا لم تكن مأمونة على نفسها) فللأب والجد ولاية الضم لغيرهما كما في الابتداء بحر عن الظهيرية۔ـــــــ والله اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۴/ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ

۱۳/اکتوبر ۲۰۱۰ء

الجواب صحیح

دارالافتاء
فتوی نمبر ٦٠/١٣٠٧
مورخہ ٤/١١/١٤٣١ھ
١٣/١٠/٢٠١٠

مفتی

Scanned by CamScanner